بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نمبر — جلد

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو ۲ روپیہ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت و عیسائیت	۳	چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔
مسائل عید اضحی	۱۷	اکمل
مخالفت سے گھبراؤ نہیں	ص ۱۸	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ

یوم النحر

خدا کے فضل سے پھر آگئی ہے عید قربانی
وہ قربانی کہ جس کی قدر ابراہیمؑ نے جانی

نہ ماتھے پر ہی بل آیا نہ دل میں کچھ خلل آیا
چھری رکھدی گلے پر اپنے بیٹے کے بآسانی

ہوا خنجر بکف ابا۔ سرِ تسلیم خم بیٹا
خدا کی بات دونوں نے بشرح صدر جھٹ مانی

اطاعت اسکو کہتے ہیں۔ وفاداری یہ ہوتی ہے
کیا کرتے ہیں یوں تعمیل ارشادات ربانی

خدا کا حکم جو بھی ہو دل و جان سے بجالاؤ
اسی کا نام ہے اکمل حقیقت میں مسلمانی

تبلیغی نظم

ہماری جماعت کی یہ شان دیکھو!
اِدھر آؤ فیضان رحمان دیکھو!

پڑے کیوں بھٹکتے ہو ظلمت میں لوگو
ذرا آکے انوار قرآن دیکھو!

بشارت تمہیں دی گئی تھی نبی کی
اسی کو یہاں آکے پہچان دیکھو!

خدارا تم ابلیس کو چھوڑ دو اب
کہ آدمؑ کا منکر تھا شیطان دیکھو!

وفاتِ مسیحا کے منکر نہ ہونا
کرو فیصلہ آکے قرآن دیکھو!

ہیں تائید مہدی میں شمس و قمر بھی
خسوف و کسوف اور رمضان دیکھو!

لگاتے ہو الزام ہم پر جو لاکھوں!
تو اپنے بھی اعمال و عصیان دیکھو!

خدا کے لئے تم عداوت کو چھوڑو
خدا کے لئے اپنا ایمان دِیکھو!

(رشیدہ بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۳ء

عورت اور عیسائیت

ایک عیسائی دوست اپنی کتاب "موازنہ انجیل و قرآن" میں عورت کی حیثیت پر قرآنی اور انجیلی تعلیمات کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"عورتیں خدا کی پاکیزہ ترین مخلوق ہیں۔ مردوں سے وفا میں بڑھکر۔ حیا میں بڑھکر اور پاکدامنی میں بڑھکر . . . . عورتیں پاکیزگی اور محبت کی دیویاں ہیں۔ اور وفا کی پتلیاں۔ بلکہ اگر مذہبی نقطہ خیال کو یکطرف کیا جاوے۔ تو وہ پرستش کے قابل ہیں۔ مگر اس سے بڑھکر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا جہان کے ستم انہیں معصوم ہستیوں پر توڑے جاتے ہیں۔ ان کے کسی وصف کی قدر نہیں کی جاتی۔ بلکہ حقارت۔ نفرت اور ذلت کے جسقدر الفاظ ہیں۔ ان پر چسپاں ہوتے ہیں۔ وہ ذلیل ترین خلائق متصور ہوتی ہیں . . . . حیرت ہے کہ آسمان کیوں پھٹتا نہیں جس کے نیچے یہ طوفان باندھا جاتا ہے . . . . سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتوں کی اذیت کے یہ خیالات جو بالخصوص مملکت ہند میں پھیلے ہوئے ہیں انکا کون ذمہ وار ہے؟ یہ کہاں سے اور کیونکر آ گئے؟ کیا اہل ہنود ان خیالات کے موجد ہیں؟ نہیں انکی نسبت یہ گمان کرنا نہایت ناواجب اور غیر منصفانہ ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں عورتوں کی کافی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ میں کامل یقین اور پورے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ صنف نازک کی ذلت اور بے عزتی کا خیال مسلمان ہندوستان میں لیکر آئے۔ ورنہ اس سے پہلے تاریخ میں اسکا پتہ دیا جاوے"

(موازنہ انجیل و قرآن صفحہ ۶۶-۶۷)

اقتباس مندرجہ بالا میں معترض اسلام کے خلاف تعصب میں اسقدر اندھا ہو گیا ہے۔ کہ اہل ہنود کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انکا مذہب عورت کی ذلت کا باعث ہے۔ بھی ناواجب اور غیر منصفانہ ہے۔ لیکن دوسری طرف اسکو کامل یقین اور پورا اطمینان ہے۔ کہ صنف نازک کی ذلت کا خیال مسلمان ہندوستان میں لائے۔ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ مضمون کے اس حصہ میں ہندو مذہب کے متعلق کچھ کہا جاتا لیکن معترض کو تاریخ سے پتہ دینے کے لئے مجبوراً بعض امور کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سے واضح ہو جاویگا۔ کہ مصنف "موازنہ" کو ہندو مذہب کا کہاں تک علم ہے۔ اور اسکا بلند بانگ دعویٰ کہاں تک حقیقت اور صداقت پر مبنی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے مذہبی قوانین کی بنیاد تین ذرائع پر ہے :-

۱- شرتی - یعنی دیوتاؤں کے اقوال -

۲- سمرتی - وہ روایات جو بزرگان سلف سے معلوم ہوئیں -

۳- رسم و رواج -

اب ہم ان تینوں ذرائع کی مدد سے یہ دیکھیں گے کہ ہندو مذہب نے عورت کو مختلف دینی اور دنیاوی معاملات میں کیا درجہ عطا کیا ہے - اور اسکی کہانتک "قدر و منزلت" کی ہے +

عورت کا مرتبہ

نرد ایک سمرتی کے رشی گزرے ہیں - انہوں نے لکھا ہے :-

"وہ شخص جو کسی سے رقم قرض لیتا ہے - اور پھر اسکو ادا نہیں کرتا دوسری پیدائش میں اپنے قرض خواہ کے ہاں ایک غلام - نوکر - عورت یا چارپائے کی شکل میں جنم لے گا -"

منو جو کہ ایک بہت بڑے ہندو مقنن ہیں - فرماتے ہیں :-

"بیوی - بیٹا - اور غلام جائداد کی ملکیت کے حق سے محروم ہیں - جو کچھ وہ حاصل کریں اسکا ہو جاتا ہے - جس کے وہ ہوں"

رامائن میں لکھا ہے - کہ :-

"کسانوں - اچھوتوں - مویشیوں اور عورتوں کو نہایت سختی سے قابو میں رکھنا چاہیئے -"

مذہبی رسوم

منو لکھتے ہیں - کہ :-

"عورت کو کسی مذہبی رسم میں اپنے خاوند سے علیحدہ حصہ لینے کی اجازت نہیں - خاوند خواہ کیسا ہی ناکارہ کیوں نہ ہو - عورت کو ضرور اسے دیوتا ہی سمجھنا چاہیئے -"

دوبارہ شادی کرنیکا حق

ہندو لاء اسبات کی اجازت دیتا ہے کہ ایک ہندو مرد لاتعداد شادیاں کر سکتا ہے - اگرچہ پہلے وہ ایک یا کئی بیویاں رکھتا ہو - پھر یہ بھی تھا کہ ایک عورت دوسرے مرد سے شادی نہیں کر سکتی - اگرچہ اسکا پہلا خاوند مر ہی گیا ہو - لیکن ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء نے اس قانون کو غلط قرار دے دیا ہے +

بودھایان نے جو کہ ایک مقنن رشی تھے - مرد کو بعض حالات میں عورت کو چھوڑ دینے کا حق بھی دیا ہے - لکھتا ہے :-

"مرد اس عورت کو جو کوئی بچہ نہ جنے - دسویں سال چھوڑ دیوے - جس کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں - بارھویں سال جب کہ سب کے سب بچے مر جائیں کو پندرھویں سال - اور وہ جو جھگڑالو ہو - اُسے بغیر کسی دیر کے چھوڑ دیوے -"

لڑکی کی شادی کرنے کے حق میں ماں کو پانچواں درجہ دیا گیا ہے - اسی طرح ایک بیوی یا بیوہ کسی کو متبنّیٰ بنانے کا حق نہیں رکھتی - یہاں تک کہ اسنے اپنے خاوند سے ایسا کرنے کا پورا اختیار حاصل کر لیا ہو - نابالغ کی ولدیت میں عورت کو دوسرے نمبر پر رکھا گیا ہے +

مندرجہ بالا حوالجات بطور مشتے از خروارے دیئے گئے ہیں - لیکن یہ اس امر پر کافی روشنی ڈالتے ہیں - کہ ہندو مذہب عورت کو کیا خیال کرتا ہے - اور اسے کس مقام پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھڑا کرنا چاہتا ہے۔

اب ہم عیسائیت کو لیتے ہیں۔ کہ اسکی نظر میں عورت کو کیا مرتبہ حاصل ہے۔ سب سے پہلے ہم حضرت مسیح کے عمل کو لیتے ہیں۔ حضرت مسیح نے عمر بھر شادی نہیں کی اور اس شادی نہ کرنے کا سبب جیسا کہ آگے چل کر واضح کیا جاویگا۔ کوئی مجبوری نہ تھی۔ اگر کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ تو یہی کہ "مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے"۔

(کرنتھیوں ۷)

حضرت مسیح نے ایک موقعہ پر اپنی والدہ سے جو سلوک کیا۔ وہ بھی ایسا ہے۔ کہ کوئی ماں اپنے بیٹے کیطرف سے ایسا سلوک برداشت نہیں کر سکتی۔ لکھا ہے:۔

"کسی نے اسے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اسنے خبر دینے والے کو جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی۔ اور اپنے شاگردوں کیطرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں"۔ (متی ۱۲ باب)

حضرت مسیح کے بعد پولوس رسول کی تعلیم ہے۔ عیسائیت کی موجودہ شکل کا بانی بھی زیادہ تر پولوس ہی ہے۔ اسکے مختلف اقوال کو ذیل میں درج کر دیا جائے گا:۔

ہر ایک سمجھدار شخص اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت اور اس کی زندگی بے خطر۔ پر امن اور خوشحال بنانے کے لئے نکاح ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ رسم نکاح کی عدم موجودگی میں عورت کی ذات کو ہزاروں خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ اس کی جان اور عزت و ناموس غیر محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس کی فرحت و طمانیت قلب ہمیشہ کیلئے اٹھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عورت کی عصمت کی حفاظت میں دنیا کی تسکین و طمانیت کا راز مخفی ہے اور دنیا اسوقت تک پر امن طریق سے اپنے گوناگوں مشاغل کو جاری رکھ سکتی ہے۔ جب تک یہ احساس اس میں موجود ہے۔ سقراط سے پوچھا گیا۔ کہ عورت کن اوصاف کے ماتحت زیادہ تر احترام کے قابل تصور ہوتی ہے۔ اسنے جواب دیا کہ:۔

"عوام اور خام طبیعت لوگ عورت کا وصف، حسن نزاکت۔ دولت و ثروت۔ حکومت اور ان سب میں سے حسن خوش اخلاقی۔ ذہانت اور عقل و فراست قرار دیتے ہیں۔ یہ سب اگر ہوں اور عصمت نہ ہو تو ہیچ ہے۔ اور اگر عصمت ہو اور دوسرے اوصاف نہ ہوں۔ تو بھی وہ بیش قیمت اور عدیم المثال ہے۔ خوش قسمت ہے وہ عورت جو اپنی عصمت پر نازاں ہے۔ ایک نادار مفلس عورت کو جو عصمت رکھتی ہے۔ اس عورت پر عظمت دی جاتی ہے۔ جو ملکہ ہونے پر بھی عصمت نہیں رکھتی۔ عورت کی تہذیب عصمت سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اور عصمت ہی پر ختم ہوتی ہے۔ عورت کے لئے عصمت ہی وہ تاج ہے جو دوسری زندگی میں بھی زیب سر ہوتا ہے۔ اور عورت کی قیمت صرف عصمت ہی ہے"۔

لیکن ازدواجی زندگی کی برکات اور خوبیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے۔ اور نکاح کی ضرورت اور اہمیت کو کم کرتے ہوئے۔ انجیل جو تعلیم پیش کرتی ہے۔ وہ ذیل کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حوالجات سے ظاہر ہے۔ پولوس رسول کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں لکھتے ہیں:۔

"مرد کے لئے اچھا ہے۔ کہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرامکاریوں کے اندیشے سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے......

...لیکن میں یہ اجازت کے طور پر کہتا ہوں، نہ کہ حکم کے طور پر۔ اور میں تو چاہتا ہوں۔ کہ جیسا میں ہوں۔ ویسے ہی سب آدمی ہوں۔ پس میں بے بیاہوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ان کے لئے ویسا ہی رہنا اچھا ہے۔ جیسا میں ہوں"۔

غور کا مقام ہے کہ ایک طرف تو عیسائی لوگ عورت کو وقار حیا اور پاکدامنی کا مجسمہ قرار دیتے ہیں۔ اور پاکیزگی کی دیوی بتاتے ہیں۔ بلکہ یہانتک کہ "باپ۔ بیٹے اور روح القدس" کے "مقدس مرکب" کی پرستش چھوڑ کر۔ عورت کی پرستش کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف انجیل انکو یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ مرد کے لئے اچھا ہے۔ کہ عورت کو نہ چھوئے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عورت کی ادنیت کے خیال کے موجد خود عیسائی ہیں۔ لیکن اپنے مذہبی عیوب کو چھپانے کے لئے اسلام کو مورد الزام بناتے ہیں۔ لیکن ؎

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

پھر لکھتے ہیں:۔

"کنواریوں کے حق میں میرے پاس خداوند کا کوئی حکم نہیں۔ لیکن دیانتدار ہونے کیلئے جیسا خداوند کیطرف سے مجھ پر رحم ہوا۔ اس کے موافق اپنی رائے دیتا ہوں۔ پس موجودہ مصیبت کے خیال سے میری رائے میں آدمی کیلئے یہی بہتر ہے کہ جیسا ہے۔ ویسا ہی رہے۔ اگر تیری بیوی ہے تو اس سے جدا ہونے کی کوشش نہ کر۔ اور اگر تیرے بیوی نہیں۔ تو بیوی کی تلاش نہ کر۔ لیکن تو بیاہ کرے بھی تو گناہ نہیں۔ اور اگر کنواری بیاہی جائے تو گناہ نہیں۔ مگر ایسے لوگ جسمانی تکلیف پائیں گے۔ اور میں تمہیں بچانا چاہتا ہوں"۔

صرف یہی نہیں۔ کہ ازدواجی کی زندگی کے مفید نتائج اور تجرد کے لرزہ خیز بد اثرات کی اہمیت کو ہی نظر انداز کیا گیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی آگے ایک قدم اٹھایا گیا ہے جس میں باپ کو کامل اختیار تفویض کیا گیا ہے۔ کہ وہ چاہے۔ تو اپنی کنواری لڑکی کی شادی نہ کرے۔ کرنتھیوں ۷ میں لکھا ہے:۔

کنواری لڑکیوں کے لئے حکم

"اگر کوئی یہ سمجھے۔ کہ میں اپنی اس کنواری لڑکی کی حق تلفی کرتا ہوں جس کی جوانی ڈھل چلی ہے۔ اور ضرورت بھی معلوم ہو۔ تو اختیار ہے اسمیں گناہ نہیں۔ وہ اسکا بیاہ ہونے دے۔ مگر جو اپنے دل میں پختہ ہو۔ اور اسکی کچھ ضرورت نہ ہو۔ بلکہ اپنے ارادے کے انجام دینے پر قادر ہو اور دل میں قصد کر لیا ہو۔ کہ میں اپنی لڑکی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے نکاح رکھونگا۔ وہ اچھا کرتا ہے۔ پس جو اپنی کنواری لڑکی کو بیاہ دیتا ہے۔ اچھا کرتا ہے۔ اور جو نہیں بیاہتا وہ اور بھی اچھا کرتا ہے"۔

عبادت کے وقت عورتوں کی وضع کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"البتہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدا کی عبادت اور اس کا جلال ہے۔ مگر عورت مرد کا جلال ہے۔ اسلئے کہ مرد عورت سے نہیں۔ بلکہ عورت مرد سے ہے۔ اور مرد عورت کے لئے نہیں۔ بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی۔ پس فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہیئے۔ کہ اپنے سر پر محکوم ہونیکی علامت رکھے"۔

پھر لکھتا ہے:۔

"عورت کو چپ چاپ کمال تابعداری سے سیکھنا چاہیئے۔ اور میں اجازت نہیں دیتا۔ کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے۔ بلکہ چپ چاپ رہے۔ کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا اس کے بعد حوا۔ آدم نے فریب نہیں کھایا۔ بلکہ عورت فریب کھاکر گناہ میں پڑ گئی"۔

یہ ہے ان بلند بانگ دعاوی کی حقیقت جو عیسائیت کی اشاعت کرنے والوں کیطرف سے طبقہ نسواں کی توجہ کھینچنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں +

مشہور مسیحیوں کے اقوال

عیسائیت کے وہ احسانات جو اس نے مخلوق الٰہی کے اس مظلوم طبقہ پر کئے۔ مندرجہ بالا حوالجات کے علاوہ مندرجہ ذیل وقیع شہادتوں سے بھی جو کہ عیسائیت کے بڑے بڑے مجتہدوں کے قلم سے بھی بخوبی واضح ہو جاتے ہیں:۔

سینٹ انٹانی کے خیال میں "عورت شیطان کا بازو ہے۔ اور اس کی آواز اژدہا کی سنکار ہے"۔

سینٹ بوناونچر کی نظر میں "عورت ایک عقرب ہے جو نیش زنی کے لئے ہر وقت تیار رہے"۔

سینٹ جیروم کا قول ہے۔ کہ "عورت شیطان کی آمد کا دروازہ، شرارت کی سڑک اور عقرب کا نیش ہے"۔

سینٹ جان کرائیسٹم کے خیال میں "عورت کے ذریعہ ہی شیطان کامیاب ہوا۔ اس کے ذریعہ جنت چھینی گئی اور سب جنگلی درندوں میں سے عورت سب سے زیادہ خطرناک ہے"۔

کیا مندرجہ بالا نظریات جو مختلف مسیحی مجتہدین کیطرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ عورت کے خلاف نفرت حقارت اور ذلت کے جذبات پیدا نہیں کرتے۔ حیرت ہے۔ کہ آسمان کیوں پھٹتا نہیں۔ جس کے نیچے یہ طوفان باندھا جاتا ہے +

والسلام

(خاکسار چوہدری خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ناظرات مصباح

اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے کے لئے کوشش فرماویں۔ جس کی نسبت بارہا تحریک کیجا چکی ہے۔ اپنے اپنے حلقہ اثر میں نمونہ دکھا کر اس کے مفید جامع علمی مضامین کیطرف توجہ دلائیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائلِ عید اضحیٰ

اسلام کی اصلاح مسئلہ قربانی میں۔

دنیا کو اسلام کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے اس مسئلہ قربانی میں افراط و تفریط چھوڑکر ایک وسطی راہ بتائی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالےٰ ہزارہا سلام بھیجے اور لاکھوں رحمتیں نازل کرے جو یہودیوں، عیسائیوں۔ مجوسیوں (آریہ۔ سناتن سب مجوس ہی میں سے ہیں) اسلامیوں کے مانے ہوئے پیشوا ہیں آپؑ نے انسانی قربانی کی رسم کو اٹھادیا۔ اور اس کی بجائے دنبہ اور اس قسم کے حلال جانوروں کی قربانی قائم کی۔ آپؑ نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کررہا ہوں۔

(انی اریٰ فی المنام انی اذبحک)

آپؑ نے حکم الٰہی کے ماتحت اس بیٹے کی بجائے ایک دنبہ ذبح کیا (وفدینٰہ بذبح عظیم) اور اس طرح پر انسانی قربانی کی اصل کو واضح کیا۔ اور پھر یہ نیک رسم پیچھے آنیوالوں میں جاری کردی (وترکنا علیہ فی الاٰخرین) اسلام نے قربانی کے مسائل کو کھول کر بتایا۔ ایک طرف ان لوگوں پر اتمام حجت کی جو اپنی دیوی دیوتاؤں اور بتوں کے نام پر قربانیاں کرتے تھے۔ کہ دیکھو ہم ان کے نام کی قربانیاں نہیں کرتے مگر وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے۔ ہماری قربانیاں تو محض اللہ کے نام کی ہیں۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ تم بھی جو قربانی کرو۔ اللہ کے نام کرو۔ دوسری طرف جو خدا کے نام پر قربانی کرتے تھے۔ اُنکو سمجھایا۔ کہ محض آگ میں جلادینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ خدا کو گوشت یا خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسکو تمہارا تقوٰی پہنچتا ہے۔ (لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ) پس خدا کے نام پر جیسے اپنی اور متاع قربان کرتے ہو۔ ایسے ہی اپنے قبضے کے جانور (کہ وہ بھی تمہارے خادم ہیں) ذبح کرکے خود کھاؤ۔ دوسروں کو کھلاؤ۔ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْ مِنْھَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ کَذٰالِکَ سَخَّرْنٰھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ط

اسلامی قربانی کی فلاسفی

اور پھر اس سے یہ سبق سیکھو۔ کہ ہم بھی اپنے مولیٰ اپنے رب کے بندے ہیں۔ تمام قویٰ اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ جان و مال سے اسکی محبت اسکی اطاعت اسکی فرمانبرداری میں فنا ہوجائیں اور ابدی بقا حاصل کریں۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا۔ پارہ ۱۷ سورۃ حج رکوع ۱۲ بعد حکم قربانی کے کَذٰالِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰاکُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ پھر اس سے آگے جہاد کا ذکر ہے۔ جس میں امن قائم کرنے کے لئے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کی اجازت فرمائی ہے +

قربانی سُنت ہے یا واجب

یہ اصطلاحیں بعد میں وضع ہوئی ہیں اسلیئے ان جھگڑوں میں پڑنا ٹھیک نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے۔ کہ فرمایا۔ رسول کریم صلعم نے مَنْ کَانَ لَہٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سَعَۃً وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (بلوغ المرام) جو باوجود استطاعت قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلّے کے پاس تک نہ پھٹکے۔ اس سے استدلال کرتے ہیں۔ قربانی واجب ہے۔ لیکن دوسرا فریق یہ متفق علیہ حدیث پیش کرتا ہے جس کے راوی براء ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ جس نے عید کی نماز پڑھکر قربانی کی۔ اس کی قربانی پوری ہوئی۔ اور وہ مسلمانوں کی سُنت پر چلا۔ (مشکوٰۃ باب العیدین) دوم۔ اصحاب رسول اللہ نے آپؐ سے دریافت کیا۔ ماھٰذِہِ الاضاحی یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپؐ نے جواب ارشاد فرمایا سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْم علیہ السّلام تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے۔ کہ قربانی ایک امر مسنون ہے۔ حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو کیا اچھا جواب دیا کہ قربانی کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ اور مسلمانوں نے۔ دوبارہ اس نے پوچھا۔ دوبارہ یہی جواب دیا۔

(ترمذی)

قربانی کا التزام اور فضیلت

ابن عمرؓ راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں دس سال زندہ رہے۔ اور آپؐ قربانی فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ) اور زید بن ارقم کی روایت سے ابن ماجہ میں حدیث ہے۔ کہ حضور انور نے فرمایا۔ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ۔ اور بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ۔ بدلے ہر بال کے بلکہ پشم کے بال بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ہے۔ ایک اور حدیث ہے۔ جس کی راویہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا (رواہ الترمذی) دیکھو مشکوٰۃ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل نحر کے دن قربانی کرنا ہے۔ وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگڑوں بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اور قربانی کا خون گرنے سے پہلے جناب الٰہی میں قبول ہوتا ہے۔ پس خوشدلی سے قربانی دو۔ (مشکوٰۃ)

قربانی کس پر

میں اسکے جواب میں کہوں گا ہر ایک مسلمان پر جو وسعت رکھے کوئی نصاب مقرر نہیں جبتک لوگوں میں خشیۃ اللہ ہے۔ اور شریعت پر عمل کرنیکا شوق یہ جواب کافی ہے۔ لیکن بعض لوگ سستی کرتے ہیں۔ اور پھر بعض حیلے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ زیادہ تعجب یہ ہے۔ کہ اگر طعام تفاخر کا موقعہ ہو تو بے دریغ قرض لیکر بھی کئی بکری ذبح کر دینگے۔ مگر قربانی کے دن مسئلہ پوچھیں گے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں قربانی کے بارے میں مجھے کیا ارشاد ہے۔ ان کیلئے فقہاء حنفیہ نے ضابطہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ جس کے پاس جائداد بقدر نصاب شرعی ساڑھے باون روپے مسکن اور متاعِ مسکن اور سواری اور خادم کے سوا ہووے۔ اسپر قربانی لازم ہے۔ زمین۔ زیور اسباب تجارت رہائشی مکان کے سوا دوسرے مکان کی مالیت جائداد میں محسوب ہوگی۔ بلکہ بقول بعض کتب غیر دینی اور اسکے دہرے نسخے بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ ہر ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ مخنف بن سلیم روایت کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلعم کے حضور عرفات میں تھے۔ تو میں نے سنا آپ فرماتے تھے۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَةً۔ اے لوگو ہر اہلبیت پر ایک سال میں ایک قربانی ہے۔

۳۔ قربانی دوسروں کیطرف سے بھی کیجا سکتی ہے

اپنی عورتوں کیطرف سے۔ بچوں کیطرف سے۔ مسافروں کیطرف سے ایک حدیث ہے۔ جس کی راویہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم نے ایک سینگ والے دنبے کے لانے کا ارشاد فرمایا۔ جس کے پاؤں سینہ پیٹ آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ چھری لانا۔ اور اسے پتھر پر تیز کر لے۔ چنانچہ میں نے تیز کی۔ پھر آپ نے دنبے کو لٹایا۔ اور اسکو ذبح کیا۔ یہ کہتے ہوئے۔ کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (رواہ مسلم) دیکھو مشکوٰۃ۔ اللہ کے نام سے اے اللہ قبول کر محمدؐ سے اور آلِ محمدؐ سے اور اُمت محمدؐ سے۔ اسی طرح بخاری شریف میں ہے۔ حدثنا مسدد قال حدثنا سفیان عن عبد الرحمان بن القسم عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَیْھَا وحاضت بسرف قبل ان تدخل مکۃ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَالَكِ اَنُفِسْتِ قالت نَعَمْ قَالَ ان ھٰذا اَمْرٌ کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت فَلَمَّا کُنَّا بمنی اتیت بلحم بقر فقلت ما ھٰذا فقالوا ضحی رسول اللہ عن ازواجہ بالبقر۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں جب عائشہ کے پاس آئے۔ تو دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ فرمایا کیا ہے حیض آگیا۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا یہ تو وہ بات ہے۔ جو آدم کی تمام لڑکیوں کے واسطے مقدر ہے۔ پس سوائے طواف بیت کے اور حاجیوں کی طرح تمام عبادات بجا لاؤ۔ پھر جب ہم منیٰ میں گئے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیسا ہے۔ تو لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ نے اپنی بیبیوں کیطرف سے قربانی کی ہے۔ اس حدیث سے دو مسئلے نکلے۔ ایک تو یہ کہ دوسرے کیطرف سے قربانی ہو سکتی ہے۔ دوم یہ کہ مسافر کو بھی قربانی دینی چاہیئے۔

۴۔ حنش سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا۔ وہ دو دنبے ذبح کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھے وصیت کی تھی۔ کہ میں آپ کیطرف سے قربانی کیا کروں چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ متوفی کیطرف سے قربانی کیجا سکتی ہے۔

۵۔ آجکل مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو قربانی کی فلسفی اور اسکی حکمت سے جاہل محض ہیں۔ وہ کہتے ہیں قربانی کی قیمت کسی فنڈ میں دیدینی چاہیئے یہ شریعت کی از سر نو ترمیم ہے۔ اور ایسا ہرگز جائز نہیں۔

۶۔ جسے قربانی میسر نہ ہو یعنے طاقت نہ رکھتا ہو۔ مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے کہ وہ اپنے بال اور ناخن اور لبیں اور سو ہائے زیر ناف کٹا دے۔ یہ بھی قربانی ہو جائیگی خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِیَتِكَ عِنْدَ اللّٰہِ۔ (ابوداؤد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کون ذبح کرے اور کیا پڑھے

سب سے بہتر یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرے۔ بخاری شریف میں انسؓ سے روایت ہے کہ ضحی النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلّم بکبشین املحین فرأیتہ واضعاً قدمہ علیٰ صفاحہما یسمی ویکبر فذبحہما بیدہٖ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق دنبوں کی قربانی کی۔ پس میں نے آپکو اپنا قدم دونوں پہلوؤں پر رکھے ہوئے دیکھا۔ (یہ طریق ذبح ہے۔ یاد رکھیئے) بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائیے۔

جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ نے پڑھا۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اسکے بعد بسم اللہ واللہ اکبر کہکر ذبح کیا۔ اگر کوئی اور مرد یا عورت ذبح کردے تو بھی جائز ہے۔ جیسا کہ بخاری میں ہے۔ وامر ابو موسیٰ بناتہ ان یضحین بایدیھن۔ کہ ابوموسیٰ نے اپنی لڑکیوں کو کہا اپنے ہاتھوں سے ذبح کرلینا اور رسول اللہ صلعم کے بارے میں ہے۔ ضحی عن نسائہٖ بالبقر۔ ۱۲

قربانی کے جانور کی عمر

اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ دنبہ۔ بھیڑ کی قربانی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے۔ قال رسول اللہ صلعم لَاتَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ (رواہ مسلم) دیکھو مشکوٰۃ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ ذبح کرو مگر مسنۃ اگر نہ ملے تو بھیڑ دنبہ کا جذعہ یہ بات تو مسلمہ فریقین ہے۔ کہ اونٹ پانچ سال کا چھٹے سال میں قدم رکھکر۔ اور گائے بیل دو سال کا تیسرے سال میں قدم رکھکر مسنۃ ہوتا ہے۔ ہدایہ میں بھی یہی ہے۔ لیکن بکری اور بھیڑ کے بارے میں اختلاف ہے حنفی کہتے ہیں ایک سال کا مسنۃ ہو جاتا ہے۔ اور اہلحدیث کے نزدیک مثنی کہتے ہیں۔ ثنی کو اور قاموس میں ہے۔ الثنی الذی یلقی ثنیتہ ویکون ذالک فی الظلف والحافر فی السنۃ الثالثۃ یہ بکری گائے کے تیسرے برس میں قدم رکھنے سے ہوتا ہے۔

قربانی کے شرکاء

گائے اور اونٹ میں سات آدمیوں کا شریک ہونا جائز ہے۔ وعن جابرؓ ان النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلّم قال اَلْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ (رواہ مسلم) یعنے جابر سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گائے سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اونٹ۔ دیکھو مشکوٰۃ۔

۲۔ یہ سات آدمی مسلمان ہونے چاہئیں۔ فقہ کی کتابوں میں صاف لکھا ہے۔ کہ اگر ایک بھی کافر ہو۔ تو قربانی ناجائز ہوگی۔ اور ان کے حصے برابر ہوں۔ غیر احمدی کی شرکت حضرت اقدس کو بہت ناپسند تھی۔ یعنے ناجائز ہے۔ کیونکہ قربانی تو متقیوں سے اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ قابیل و ہابیل کے قصے میں فرمایا۔ انّما یتقبّل اللہ من المتقین۔ وہ انسان کیونکر متقی کہلا سکتا ہے جو خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرستادے۔ خدا کے نبی کا مکذب ہو یا اسکو مفتری کہتا ہو یا اپنے طرز عمل اور لاپرواہی سے مفتری جانتا ہو۔ اور ان ہزارہا نشانوں کو لغو سمجھتا ہو۔ یا ان کا انکار کرتا ہو۔ جو خدا نے اس کی تصدیق میں دکھائے۔

جانور کیسا ہو

بیمار نہ ہو۔ دبلا نہ ہو۔ بے آنکھ نہ ہو۔ کان چرا ہؤا نہ ہو۔ لنگڑا نہ ہو۔ عیب دار نہ ہو۔ اسکی تفصیل احادیث سے معلوم ہو گی۔ جو یہ ہے:۔

۱۔ البراء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ سے پوچھا۔ ہم کس قسم کے جانوروں کی قربانی میں اجتناب کریں تو آپؐ نے ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ اَرْبَعًا۔ اَلْعَرجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِیْضَةُ الْبَیِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ (مشکوٰۃ) چار۔ ایک لنگڑی جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ دوم کانی جسکا کانا پن ظاہر ہو۔ سوم مریضہ جسکا مرض ظاہر ہو۔ چہارم دبلی جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

دوسری حدیث جو حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ جو یہ ہے۔ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ (رواہ الترمذی)

ہمیں رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو دیکھ بھال لیا کریں۔ قربانی کا جانور ایسا نہ ہو۔ کہ جس کا اگلی طرف یا پچھلی سے کان کٹا ہو۔ یا اسکا کان چرا ہؤا ہو۔ یا پھٹا ہؤا ہو۔ فقہاء نے اسی پر قیاس کر کے دُم اور سُرین کو ملایا ہے۔ اور ایک حدیث میں سینگ کٹی بھی ممنوع ہے۔ پھر اس بات میں بحث ہے۔ کہ یہ کٹنا کسقدر ہو۔ سو حنفیوں کا فتوٰی نصف سے زیادہ پر ہے۔ یعنی جس میں یہ عیب نصف سے زیادہ ہو وہ منع ہے۔ اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ تھوڑا عیب جائز اور زیادہ اور واضح عیب ناجائز۔ اور اسی پر ہمارا عملدرآمد ہے۔

آداب قربانی

ا۔ مسلم میں ایک حدیث ہے۔ مَنْ رَّاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جو حج کا چاند دیکھے۔ اور قربانی کا ارادہ کرے۔ تو اپنے بال اور ناخن نہ کٹائے۔

۲۔ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیه وسلم یَذْبَحُ وَیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی۔ (رواہ البخاری)

۳۔ نماز عید سے بعد ذبح کرے۔ اگر کسی نے پہلے کر دیا ہو۔ تو وہ قربانی نہیں۔ اسکو پھر کرے۔ بخاری میں براء سے حدیث ہے۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے۔ اس روز سب سے اوّل ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر قربانیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ایسا کیا۔ وہ ہماری سُنت پر چلا۔ اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا۔ وہ تو گوشت ہے۔ جو اس نے اپنے اہل وعیال کے لئے مہیّا کر لیا۔ قربانی نہیں۔ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهٖ مِنْ یَّوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ (دوم) عن انس عن النبیؐ صلعم قال من ذبح قبل الصلٰوۃ فلیعد۔ انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا۔ وہ قربانی کیواسطے پھر ذبح کرے۔

ایام قربانی

عید کے دن جسے یوم النحر کہتے ہیں۔ اور یوم الاضحی۔ اور اسکے بعد دو دن تک قربانی کیجا سکتی ہے۔ بعض علماء نے تین دن بعد یعنے تیرھویں تاریخ تک فتویٰ دیا ہے۔ تیرہ تاریخ کے فتوے پر صاحب بحر لکھتا ہے۔ لم یعمل بہ احدٌ من الصحابۃ (کسی صحابی نے اس پر عمل نہیں کیا) بہر حال تعامل میں کچھ فرق ضرور ہے۔ جس سے مومن بوقت ضرورت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

عن نافع ان ابن عمر قال الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ رواہ مالک و قال بلغنی عن علی ابن ابی طالب مثلہٗ۔ نافع کہتے ہیں۔ کہ ابن عمرؓ نے (جو بڑے متبع سنت نبوی تھے) فرمایا کہ قربانی عید کے بعد دو دن تک ہے۔ اور علی ابن طالبؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ ہدایہ میں لکھا ہے۔ حضرت عمر ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

تقسیم قربانی

قربانی نام ہے ہراقۃ دم (خون بہانے) کا نہ کہ گوشت کے صدقہ کرنے کا۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے جو بروایت حضرت عائشہ مشکوٰۃ میں موجود ہے ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اہراق الدم پس جس نے حسب شرائط متذکرہ بالا جانور ذبح کیا۔ اسکی قربانی ہو گئی۔ اب گوشت خود کھایا جائے۔ کسی کو دے دے اسی طرح کھال سے خود نفع اٹھائے۔ تو قربانی میں کوئی فتور نہیں پڑتا۔ لیکن کریم النفس شرفا کا طریق ہے۔ کہ وہ خود کھاتے ہیں۔ دوسروں کو کھلاتے ہیں خویش و اقارب کو پہنچاتے ہیں۔ اور مسکینوں محتاجوں کو بھی دیتے دلاتے ہیں۔ اسلئے عام طور سے یہ قاعدہ ہے کہ تین حصے کر لیتے ہیں۔ لیکن اسے ضروری سمجھنا اور جو ایسا نہ کرے، اسے متہم کرنا غلطی ہے۔

۱۔ بخاری کتاب الاضاحی میں حدیث ہے سلمہ ابن الاکوع سے کہ فرمایا نبی صلعم نے کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا۔ کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ یعنے گوشت سکھا لو۔ اور ایک حدیث میں ہے کلوا وادخروا وتصدقوا۔ کھاؤ۔ ذخیرہ کرو۔ اور صدقہ کرو۔ قرآن مجید میں ہے فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ جسوقت قربانی کے پہلو زمین پر لگ جائیں۔ تو اس سے خود کھاؤ۔ اور قناعت کرنیوالے اور سائل فقیر کو کھلاؤ۔ (الحج ۱۷-۵) اور ایک مقام پر فرمایا۔ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ۔ بھوکے نادار کو کھلاؤ۔

۲۔ ہاں قربانی کا گوشت بیچنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے۔ فَكُلُوْا مَا شِئْتُمْ وَلَا تَبِيْعُوْا لُحُوْمَ الْهَدْيِ وَالْاَضَاحِيْ وَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِجُلُوْدِهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا (رواہ احمد) اور کھاؤ جتنا چاہو۔ اور صدقہ کرو۔ اس کی کھال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائدہ اٹھاؤ۔ مگر بیچو نہیں۔ یہ بیچنا بقصد تموّل ناجائز ہے۔ اگر اس کے بدلے کوئی ایسی چیز لی جائے۔ جو اپنے عین سے بغیر اتلاف نفع دے جیسے ڈول۔ مشک یا اس نیت سے بیچا جاوے کہ اسکی قیمت مسکینوں پر صدقہ کر دیں۔ تو جائز ہے۔

۳۔ کھال وغیرہ اتارنے گوشت صاف کرنے کی مزدوری الگ دینی چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم صلعم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانیاں کر کے انکا گوشت اور چمڑے مسکینوں پر تقسیم کر دوں۔ اور کھال اتروانے کی مزدوری اس میں سے نہ دوں (وَلَا اُعْطِیَ فِیْ جِزَارَتِہَا مِنْہَا شَیْئًا) دیکھو بلوغ المرام۔

امور مسنونہ بتقریب عید اضحیٰ

۱۔ قرآن مجید میں ہے وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ۔ اور اللہ کا نام لیں مقرر دنوں میں۔

حاکم نے اس روایت کی تخریج کی۔ اور اسے صحیح کہا۔ کہ رسول اللہ صلعم بسم اللہ جہر فرماتے۔ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے۔ اور حج کے دن کی صبح سے لے کر آخری یوم تشریق کی عصر کی نماز تک تکبیر کہتے۔ ہدیۃ المہداۃ جو مشکوٰۃ کی چوتھی فصل کا مجموعہ ہے۔ اس میں بروایت جابر مرفوعاً روایت ہے۔ کہ فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد درمیانی آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد پڑھنا چاہیئے۔ کل ۲۳ نمازوں میں۔

۲۔ عید والے دن یہ امر مسنون ہیں:۔

(۱) غسل (۲) مسواک (۳) آرائش (۴) عمدہ کپڑہ (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد جانا (۸) قربانی بعد از نماز عید (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) جس راہ سے جائیں دوسری راہ سے آویں (۱۱) تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد۔

۳۔ مستورات بھی عیدگاہ میں جائیں۔

چند احادیث اس کے متعلق لکھتا ہوں:۔

۱۔ عن بریدۃ۔ قال کان النبیؐ لا یخرج یوم الفطر حتّٰی یطعم ولا یطعم یوم الاضحٰی حتّٰی یصلّی صححہ ابن حبان (دیکھو بلوغ المرام) نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نکلتے تھے۔ اور اضحیٰ کے دن نماز پڑھکر پھر کھاتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ اس عید کا نام اضحیٰ ہے نہ کہ عید الضحیٰ جیسا کہ اکثر لوگ لکھتے ہیں۔ دوم یہ کہ نماز عید اضحیٰ جلد پڑھنی چاہیئے۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ۔ اَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِھِمُ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم صَلٰوۃَ العید فی المسجد۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں۔ کہ عید والے دن بارش ہو گئی۔ تو نبی کریمؐ نے مسجد میں نماز پڑھائی۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ عید حتی الوسع باہر عیدگاہ ہی میں پڑھنی چاہیئے۔ جیسا کہ ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کان النبی یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلّٰی (مشکوٰۃ)

۳۔ جابر روایت کرتے ہیں۔ کہ کان رسول اللہ صلعم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْعِیْدِ خَالَفَ الطَّرِیْقَ (اخرجہ البخاری) دیکھو بلوغ المرام۔ رسول اللہ صلعم عید کے دن جس راستے جاتے۔ اس سے دوسرے راستے

آتے۔ اور راہ میں تکبیر پڑھتے جاتے۔ ابن عمر راوی ہیں۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم کَانَ یُکَبِّرُ فِی الْفِطْرِ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمُصَلّٰی (دارقطنی) رسول اللہ صلعم تکبیر کہتے جاتے گھر سے نکلنے کے وقت سے عیدگاہ میں اور نافع حضرت ابن عمر کا فعل بیان کرتے ہیں۔ کہ یوم الفطر اور یوم الاضحی کو تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد باآواز بلند پڑھتے جاتے (بیہقی) دیکھو فتح القدیر۔

۴۔ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا۔ اَنْ نُخْرِجَ العَوَاتِقَ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ یَشْہَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی۔ متفق علیہ حدیث ہے۔ دیکھو بلوغ المرام۔ ہمیں حکم دیا گیا۔ کہ کنواریاں اور بیاہیاں عید میں حاضر ہوں۔ وہاں نماز۔ وعظ اور دعا سے حصہ لیں۔ اور حیض والیاں مصلی سے الگ رہیں۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ اس پر ایک عورت نے عرض کیا۔ کہ اگر کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو۔ فرمایا دوسری اسکو اڑھا دے۔ حضرت مسیح موعودؑ گو بروز محمدؐ ہیں اور ضرور ہیں۔ تو ان کے اصحاب میں یہ سنت ضروری جاری ہونی چاہیئے۔

طریق نماز

۱۔ عید کی نماز کا وقت دن چڑھنے سے زوال تک ہے۔ بلوغ المرام میں حدیث ہے۔ کہ ایک قافلہ نبی اکرم صلعم کے حضور آیا۔ اور انہوں نے گواہی دی۔ کہ ہمنے چاند دیکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ روزہ افطار کر دیں۔ اور کل عیدگاہ میں نماز پڑھیں۔ چونکہ دوسری روایت میں ہے۔ کہ وہ زوال کے بعد آئے تھے۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ عید کا وقت اسکے پہلے پہلے تک ہے۔ طحاوی نے روایت کیا۔ فَشَہِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ (نور الہدایہ)

۲۔ عید اضحی کی نماز عید الفطر سے جلد پڑھنی چاہیئے چنانچہ ابو الحویرث روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کو لکھا۔ اور وہ نجران میں تھا۔ کہ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ (رواہ الشافی مشکوٰۃ) اضحی کی نماز جلد پڑھ اور فطر کی ذرا اس سے تاخیر کے ساتھ اور لوگوں کو وعظ کر۔

۳۔ سب سے اول نماز پڑھنی چاہیئے۔ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی وَاَوَّلُ شَیْءٍ یُبْدَءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلٰی صُفُوْفِہِمْ فَیَعِظُہُمْ وَ یَاْمُرُہُمْ (متفق علیہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر و عید اضحی کے دن عیدگاہ میں نکلتے۔ تو سب سے پہلے جو بات کرتے وہ نماز تھی۔ پھر لوٹ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ پس آپ انکو وعظ فرماتے۔ اور انکو حکم فرماتے۔ دیکھو بلوغ المرام اور امام کو چاہیئے کہ عورتوں میں بھی وعظ کرے۔ بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث ہے۔ کہ بعد از نماز و خطبہ حضرت نبی کریم عورتوں میں آئے۔ اور انکو وعظ کیا۔ اور نصیحت دی اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔ (ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ وَاَمَرَہُنَّ بِالصَّدَقَۃِ) یہ عورتوں میں باوجود خطبہ کے پھر خصوصیت سے وعظ کرنیکی یہ وجہ تھی۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ نے گمان کیا۔ کہ عورتیں بوجہ دور ہونے کے سن نہیں سکیں۔ چنانچہ بخاری کتاب العلم میں ہے۔ کہ فَظَنَّ اَنَّہٗ لَمْ یَسْمَعْ فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ۔

۴۔ اذان واقامت اس نماز میں نہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلے العید بلا اذان وَلَا اقامۃٍ (بلوغ المرام) نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے عید بغیر اذان واقامت کے پڑھائی۔ اور جابر بن سمرۃ سے روایت ہے۔ کہ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُول اللہ صلعم العِیْدَیْن مرۃً ولا مرتین بغیر اذانٍ وَلَا اقامۃٍ (رواہ مسلم) میں نے رسول اللہ کے ساتھ ایک بار نہیں دوبار نہیں بلکہ کئی بار عیدین پڑھیں۔ بغیر اذان واقامت کے۔ مشکوٰۃ میں ایک اور حدیث ہے۔ عطاء کہتے ہیں۔ مجھے جابر بن عبداللہ نے خبر دی۔ ان لا اذان لِلصَّلٰوۃ یومَ الفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الامام ولا بعدَ ما یَخْرُجُ وَلَا اقامۃَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَیْءَ لَا نِدَاءَ یَوْمَئِذٍ وَلَا اقامۃَ (رواہ مسلم) کہ عید کے دن نماز کے لئے نہ کوئی اذان جب امام نکلے۔ اور نہ اس کے نکلنے کے بعد نہ اقامت اور نہ کوئی اور آواز اور نہ کچھ نہ کسی طرح پکارنا پس ثابت ہوا۔ کہ نقارہ بجانا یا کسی کا آواز دینا کہ چلو نماز پڑھیں۔ سنت میں عیدین کے متعلق اسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ایسا ہی عید کی دوسری جماعت جائز نہیں۔

۵۔ دو رکعت نماز ہے۔ اور اس سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں۔ عن ابن عبّاسٍ اَنَّ النبیَّ صلے اللہ علیہ وسلّم صلّی یومَ العِیْدِ رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھُمَا وَلَا بَعْدَھُمَا اخرجہ السبعۃ۔ نبی اللہ صلعم نے دو رکعتیں عید کے دن پڑھیں۔ نہ اس سے پہلے کچھ پڑھا نہ بعد میں۔ دیکھو (بلوغ المرام)

۶۔ تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھ لے۔ ثناء پڑھکر پھر سات تکبیریں اور کہے۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں کے برابر لیجاکر کھلے چھوڑ دے۔ اور ساتویں پر باندھ لے پھر قرأت پڑھے اور دوسری رکعت میں قبل از قرأت سوا اس تکبیر کے جو سجدے سے اٹھتے وقت کہی جاتی ہے۔ پانچ تکبیریں کہے اور پانچویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لے بلوغ المرام میں حدیث ہے۔ اَلتَّکْبِیْرُ فِی الْفِطْرِ سَبْعٌ فِی الْاُوْلٰی وَخَمْسٌ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْقِرَاءَۃُ بَعْدَھُمَا کِلْتَیْھِمَا (اخرجہ ابوداؤد ونقل الترمذی عن البخاری تصحیحہ) تکبیریں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں۔ اور قرأت ان دونوں کے بعد ترمذی نے اس حدیث کی بخاری سے تصحیح نقل کی ہے دوسرا طریق عید پڑھنے کا یہ ہے۔ پہلی دفعہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر سبحانک اللّٰھم پڑھے۔ پھر اللہ اکبر دوبار کہے۔ اور ہاتھ کانوں تک لیجاکر کھلے چھوڑ دے اور تیسری بار اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے۔ یہ کل چار تکبیریں ہوئیں۔ اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت پڑھے۔ پھر رکوع جانے سے پہلے تین تکبیریں کہے۔ اور ہاتھ کھلے چھوڑ دے۔ چوتھی دفعہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ ہم پہلے طریق کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اکثر اہلِ علم صحابہ تابعین وائمہ اور فقہائے سبعہ مدینہ کا یہی عملدرآمد تھا۔ اور حنفیوں والی تکبیریں تابعین سے ثابت ہیں۔ کوئی قولی حدیث مروی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر تسبیح وتحمید وتکبیر میں کثرت کو ترجیح ہے۔

(ب) اور قرأت میں جہر کرنا چاہیئے۔ اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالاستسقاء سبعًا وخمسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَجَہَرُوْا بِالْقِرَاءَۃِ (مشکوٰۃ)

نبی صلعم ابو بکرؓ اور عمرؓ نے عیدین و استسقا میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ اور قرأۃ باآواز بلند پڑھی۔

(ج) میدان میں سترہ کھڑا کرلیں۔ اور نبی کریم صلعم نے کمان پر سہارا دیکر خطبہ پڑھا۔

(د) سبح اسم۔ ھل اتاک حدیث الغاشیہ۔ ق۔ اقتربت الساعۃ۔ یہ سورتیں پڑھنے کا معمول تھا۔ (اخرجہ الستۃ الا البخاری)

وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلعم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلیٰ وھل اتاک حدیث الغاشیۃ (رواہ مسلم)

دوم۔ عبیداللہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابو واقد اللیثی سے پوچھا۔ کہ ما کان یقرء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحیٰ والفطر فقال کان یقرء فیھما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ۔ (رواہ مسلم) رسول اللہ صلعم اضحیٰ اور فطر کو کیا پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا قٓ والقرآن المجید۔ اور اقتربت الساعۃ۔ نماز و خطبہ کے بعد ہمارے سیدو مولیٰ مسیح موعود لوگوں کی تحریک سے دعائے خیر فرمادیتے تھے۔

سیالکوٹ یوم التبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک

یوم التبلیغ کے ماتحت پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے متواتر ممبرات کے تین اجلاس اور ایک اجلاس عام احمدی خواتین کا منعقد کرکے اس تحریک کے متعلق جدوجہد کی روح پھونکدی۔ چنانچہ ممبرات لجنہ کو حلقہ وار دستخط کراکر ان تین شقوں میں ہر ممکن کوشش سے کام کرنیکی خدمت سپرد کی یعنی زبانی تبلیغ یا بذریعہ ٹریکٹ یا جامعہ مسجد احمدیہ میں منعقدہ اجلاس پر غیر مذاہب خواتین کو ہمراہ لاکر شامل کریں۔ الحمد للہ آپکی اس متعدی جدوجہد کا معاوضہ خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلاف امید ایسی کامیابی کی صورت میں نظر آیا۔ کہ بے ساختہ زبان پر حمد الٰہی کے الفاظ جاری ہوتے تھے۔ چنانچہ ۵ مارچ گیارہ بجے جامعہ مسجد احمدیہ میں بغیر کسی اشتہاری اطلاع وغیرہ کے محض ممبرات لجنہ کی کوشش سے چھ سات صد کے قریب مستورات تشریف لے آئیں جن میں ۸۰ کے قریب ہندو سکھ اور عیسائی خواتین تھیں۔ جو سب کی سب تعلیمیافتہ طبقہ کے معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔

انبالہ

انجمن احمدیہ خواتین کا ایک وفد جو مستورات پر مشتمل تھا۔ برائے تبلیغ روانہ ہوا۔ تبلیغ کئی گھنٹہ تک جاری رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کافی سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی والسلام۔

(کلثوم بیگم اہلیہ شیخ غلام محمد صاحب آزاد بلڈنگ انبالہ شہر)

حضرت خلیفۂ وقت کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے حصص خریدیں۔ درخواست حصص وشرائط اپنی انجمن کے سکرٹری مال سے حاصل کریں۔

(محمد عظیم باجوہ منتظم فروخت حصص)

درخواست دعاء

دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری لجنہ قائم کردے۔ اور اس میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔

(خاکسارہ لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفت سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیئے!

اپنی بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہوں۔ کہ آجکل ہندوستان میں خاص کر دہلی اور لیب گڈھ میں نہایت درجہ کی مخالفت پھیل رہی ہے۔ مگر یہ کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔ یہ سنت اللہ ہے۔ ہمیشہ سے ایسا دستور چلا آتا ہے۔ قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ لوگوں نے انبیاء وقت کو جھٹلایا۔ اور ہنسی ٹھٹھے میں اڑایا اور منکر ہوئے طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ تو پیاری بہنوں مخالفت سے تو ہم احمدی بہنوں اور بھائیوں کو ہرگز ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ اور آگے قدم بڑھانے چاہیئے کیونکہ ہمارے پاس تو صداقت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ تو میری محترم بہنوں! ہمارے پاس تو سچائی اور خدا کی مدد ہے۔ پھر ہم کو کیا فکر ہے ہر طرح سے خدمت دین کیلئے طیار اور کمربستہ ہو جائیں۔ اور غفلتیں اور سستیاں بالکل ترک کردیں اور دنیا کو ایک نمونہ بن کے دکھائیں۔ کیونکہ ساری دنیا تو ہم کو ہی فتح کرنی ہے۔ اور مذہب والے چاہے کتنی ہی مخالفت کرتے جائیں۔ ہم اپنی کارگذاری جو کہ دس شرائط بیعت کے موافق ہے۔ اور جو ہمنے اپنے پیارے آقا سے عہد کیا ہے اور جو ہمارا فرض منصبی ہے۔ اسکو دل و جان سے انجام دیئے جائیں یہ ہمارا حقیقی فرض ہے۔ فاستبقوا الخیرات آگے بڑھیں نیکی میں۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ دہلی میں غیر احمدیوں نے بھی ہماری نقل کرکے ہماری جیسی ایک لجنہ قائم کی ہے۔ اسمیں تلاوت قرآن شریف کے بعد احمدیوں کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے۔ تو کوئی ان عقل کے اندھوں کو یہ تو سمجھائے کہ اگر تم بجائے برائیوں اور مخالفت کرنے کے اگر حق کی تلاش کرنے کھڑے ہو جاتے اور جس سوال کا جواب طلب کرنا تھا کرتے۔ اور اور اگر اسپر بھی اطمینان نہ ہوتا تو خدا سے دعا کرتے استخارے وغیرہ کرتے۔ مگر تعصب اور مخالفت کو دور کرکے تو تم پر ضرور حق ظاہر ہو جاتا۔ خدا ان مولویوں کو ہدایت پر لائے۔ جو عوام الناس کو راہ خدا سے روک رہے ہیں۔ پیاری بہنوں! اسی زمانے کے لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانے میں میری امت کے لوگ مثل یہودیوں کے ہو جائینگے۔ اور علماء سب مخلوق سے بدتر ہونگے اور قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ۔ ترجمہ: اے ایمان والو بہت سے درویش اور عالم جھوٹ بول بول کر لوگوں کا مال کھائینگے۔ اور وہ خدا سے لوگوں کو روکیں گے۔ تو میری محترم بہنو اسی زمانے کیطرف تو اس آیت کا اشارہ ہے دیکھو آجکل مولویوں کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہمارے چھوٹے سے قصبے میں مخالفت کا اتنا زور نہ تھا۔ اور بڑے بڑے شہروں میں تو مدت سے مخالفت پھیل رہی تھی مگر اب یہاں بھی مخالفت کا یہ حال ہو رہا ہے کہ کچھ ٹھکانہ نہیں۔ روز محلوں میں درس ہو رہے ہیں اور وعظوں میں یہ زہر اگلا جا رہا ہے کہ احمدی لوگوں کا کھانا پینا اور ان سے ملنا اور انکا سودا لینا اور علاج وغیرہ کروانا سب ناجائز۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں کی حالت پر رحم فرمائے اور انکو راہ راست پر لائے ۵

تری منہ کی ہی قسم اے میرے پیارے احمدؐ + تری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

میری پیاری بہنوں میرے لکھنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کو مناسب اور لازم ہے کہ اپنی اپنی جگہ لجنہ میں ترقیاں کریں اور خدمت دین کیلئے ہر طرح تیار ہو جائیں۔ خواہ کتنی سختیاں اور تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں۔ مگر ہمارا قدم نیک کام میں سب سے آگے ہو اور دنیا کو ہر پہلو سے نمونہ بن کے دکھائیں۔ اور اپنی سستیاں اور غفلتیں قطعی چھوڑ دیں تاکہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے۔ اور ہم کامیاب اور فتحمند ہوں۔ اور مخالفوں کو نیچا دیکھنا نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

(لیاقت زمانی بیگم از قصبہ لیب گڈھ ضلع گوڑگانواں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار مقبول تحفے!

جن کا ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا ضروری ہے۔

زنڈک
قیمت فی پیکیٹ دس آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

پھوڑے پھنسی۔ چوٹ موچ۔ ناسور۔ بواسیر داد۔ اور مہاسے وغیرہ جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے ہر گھر میں زنڈک کا ایک پیکٹ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے +

ٹوتھ پوڈر یا دانتوں کا منجن
قیمت فی شیشی
پوسٹیج

چاک یا کوئلہ سے بنے ہوئے ٹوتھ پوڈر یا منجن جو عام طور پر بازاروں میں بکتے ہیں دانتوں کو تو بیشک صاف کرتے ہیں۔ مگر دانتوں اور مسوڑوں کی امراض کیلئے مفید نہیں ہوتے ہمارا ٹوتھ پوڈر جو کہ یونانی ادویات سے تیار کیا گیا ہے نہ صرف دانتوں کو موتیوں کی مانند سفید اور چمکدار بناتا ہی بلکہ پائیریا جیسی سخت خطرناک بیماری اور دوسری امراض سے محفوظ رکھتا ہے +

(نوٹ: چاروں چیزیں ایک ساتھ منگوانے پر محصول ڈاک معاف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول یونیورسل بام
قیمت فی شیشی ۸ آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

سر درد۔ جوڑوں کی درد۔ کمر درد۔ سینے کی درد۔ اور اسی قسم کی دوسری دردوں کیلئے نہایت مجرب ثابت ہو چکی ہے۔ زکام اور کھانسی کو دفعہ کرتی ہے۔ سردی کی بیماریوں میں خارجی استعمال کیلئے اپنی نظیر آپ ہے +

مقبول آئی ڈراپ آنکھ کا لوشن
قیمت فی شیشی ۶ آنہ
پوسٹیج ۵ آنہ

آشوب چشم۔ ورم۔ سوزش۔ نزول الماء آنکھوں سے پیپ خارج ہونے اور ککروں کیلئے اور عام طور پر آنکھوں کو صاف رکھنے اور قوت بینائی کو ترقی دینے کیلئے عدیم المثال چیز ہے۔ بچوں کی امراض چشم کیلئے خصوصیت کے ساتھ مفید ہے +

ملنے کا پتہ: **مقبول ایجنسی بمبئی ع۳**

مندرجہ بالا دواؤں کے نمونے دیکھے ہیں۔ سریع الاثر اور مفید معلوم ہوتی ہیں۔

(مینیجر اخبار مصباح)

مصباح کے "وی۔ پی"

صرف اس خیال سے کہ بعض مصباحی بہنیں دستی قیمت بھیج سکیں۔ مجلس مشاورت تک وی پی روک دیئے گئے ہیں۔ پس ۱۵ اپریل کا مصباح وی۔ پی ہوگا + (مینیجر)

بیماری سے شفاء

محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ عرصے سے بیمار چلی آتی ہیں۔ بہنیں دعا فرمائیں۔ کہ شافی مطلق انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے + (لطیفہ بیگم محب اللہ)

ضروری!

جن مصباحی بہنوں کو مصباح پہنچ رہا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دار الامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

کونے کا پھول

برائے میز پوش۔ کشن، ساڑھی، جمپر

سلمہ ستارہ سے بنائیں +

مرسلہ

صغریٰ بیگم (از نئی دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔